مسئلہ کشمیر

کشمیر جو ذہن میں جنت نشان ہے۔ جس کے متعلق میری رائے ہے کہ پروردگار عالم نے آسمانوں پر اپنی موجودگی میں تیار کرا کے اسے زمین پر اتارا اور وہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس جنت ارضی میں اب نہیں بلکہ ۱۹۳۰ء سے مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اس زمانے میں ہم مجلس احرار والوں نے اسی کشمیر کے متعلق مسلمانوں سے ایک بات کہی تھی۔ ہم نے ڈوگرہ شاہی اور ہندوؤں کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ مسلمانوں کو متوجہ کیا تھی کہ کشمیر تمہارا ہے، اسے بچالو اور اس کے مستقبل کو محفوظ کرلو۔ مگر اس وقت کے رئیس مسلمانوں نے، جن کا دخل فرنگی ایوانوں میں تھا ہماری بات نہ سنی۔ لیکن مجلس احرار اسلام کی اپیل پر آزادئ کشمیر کیلئے چلائی جانے والی پہلی عوامی تحریک میں پچاس ہزار مسلمان قید ہوئے اور بائیس نو جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ تب ہماری بات مان لی ہوتی تو آج کشمیر کا نقشہ یوں نہ ہوتا۔

رئیسوں کو تو پہلے بھی کچھ نہیں ہوا اور اب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا مگر جذبۂ جہاد سے سرشار مسلمان روز اوّل سے اب تک قربانی دیتے آئے ہیں۔ انہیں کی جانیں اس جنت نظیر کی آزادی کی جنگ میں کام آئی ہیں۔

عزیزو! خدا جانے آپ کس کشمیر کو لینے کے ارادے کر رہے ہیں یا کس کے متعلق سوچ رہے ہیں؟ اب آپ بھی سن لیں اور چودھری صاحب بھی! (کشمیری رہنما چودھری غلام عباس مرحوم، جو کانفرنس میں شریک تھے اور اسٹیج پر موجود تھے) اصل کشمیر تو تقسیم کے عمل میں آپ اپنے ہاتھ سے دے چکے۔ اگر فائر بندی کی بات نہ ہوتی تو ممکن ہے کوئی بات بن جاتی۔ فرنگی اور ہندو کسی صورت میں بھی آپ کو کشمیر نہیں دینا چاہیے۔ ہاں! اگر کبھی انہوں نے ضرورت محسوس کی تو شاید وہ اس مستقل فساد کو ختم کر دیں اور ممکن ہے اس کا کچھ حصہ بھی آپ کے پاس آجائے۔

(اقتباس خطاب)

''دفاعِ پاکستان احرار کانفرنس''

احرار پارک، دہلی دروازہ۔ لاہور (۱۴ر جنوری ۱۹۴۹ء)

پاکستان میں اسلام؟

راجہ غضنفر علی (مسلم لیگی رہنما) اگرچہ سیاسی لیڈر اور بہ ظاہر وسیع المشرب ہیں۔ انہوں نے گزشتہ برس راولپنڈی میں کہا:

''وہ زمانہ لد گیا جب بخاری قرآن سنا سنا کر لوگوں کو اُلو بنایا کرتا تھا۔ اب پاکستان بن گیا ہے۔ اب یہاں ان باتوں کی گنجائش نہیں''

میں نے جواباً کہا: ''پاکستان میں حکمرانوں کے ہاتھوں دین کا جو انجام ہوگا اس کے قرائن تمہارے سامنے ہیں۔ جہاں تک ان کا بس چلے گا پاکستان میں اسلام اور قرآن کو نا قابل عمل بنا کر دم لیں گے۔ میں نے تو پہلے بھی کہا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان نہیں رہنے دیا جائے گا اور پاکستان میں اسلام نہیں رہنے دیا جائے گا۔ پاکستان میں دین کا بس اللہ ہی حافظ ہے۔ یہاں فرنگی کے جانشین فرنگی سے زیادہ دشمن ہیں۔ شاید کچھ مدت بعد اس ملک میں دین اسلام کا لفظ بھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آسکے۔ آثار اچھے نہیں ہیں''

احرار کارکنوں کے نام (ملتان، مارچ ۱۹۴۹ء)